14304-کرائے والی چیز کا کرایہ ختم ہونے پر ملکیت کے حقوق حاصل ہونے کا حکم

سوال

اس وقت بہت سے بنک اور کمپنیاں ہیں جو گاڑي کرائے پر دیتے ہیں مثلا ایک سال کرائے پر جس کا ماہانہ کرایہ معلوم ہوتا ہے اور کرائے کی مدت ختم ہونے پر یہ گاڑي کرائے پر لینے والی کی ملکیت ہوجائے گی، اور اگر کرائے کی مدت پوري نہ کرے تو وہ گاڑي کمپنی یا بنک کی ملکیت میں واپس چلی جائے گی اور کرائے پر حاصل کرنے والے کو قسطیں واپس لینے کا کوئی حق نہیں اس فعل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ معاملہ کرایہ ختم ہونے پر ملکیت کے نام سے جانا جاتا ہے، اور اس میں معاصر علماء کرام کا اختلاف ہے، اور اس کے حکم میں سعودي عرب کے کبار علماء کرام کمیٹی کا بیان جاري ہوا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :

"کرایہ ختم ہونے پر ملکیت بننے والی چیز کے موضوع میں کبار علماء کرام کمیٹی نے غور خوض کیا اور بحث و تمحیث کے بعد مجلس کے اکثر ارکان نے اس معاملہ کو شرعا ناجائز قرار دیا اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں :

اول : اس میں ایک ہی چیز پر دو عقد اور معاہدے جمع ہیں اور ان میں سے کسی ایک پر نہیں ٹھرتا اور یہ دونوں عقد حکم میں بھی ایک دوسرے سے مختلف اور منافی ہیں.

بیع فروخت کردہ چیز کو بعینہ اس کے منافع سمیت گاہک کی طرف منتقل کرنا واجب کرتی ہے، تو اس وقت فروخت کردہ چیز پر کرائے کا معاھدہ کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ یہ گاہک کی ملکیت ہے، اور اجارہ یعنی کرائے پر دینا کسی چیز کا نفع کرائے پر لینے والے کی طرف منتقل کرنا واجب کرتا ہے.

اور فروخت کردہ چیز کا خریدار بعینہ اور اس کے منافع کا ضامن ہے لھذا اس کا بعینہ تلف ہوجانا یا نفع ختم ہونا خریدار کو نقصان ہے ان دونوں میں سے بائع یعنی فروخت کنندہ کی طرف کچھ بھی واپس نہیں جاتا، اور کرائے پر حاصل کردہ چیز بعینہ مالک یعنی کرائے پر دینے والا اس کا ضامن ہے لھذا اس کا بعینہ تلف ہوجانا یا اس کا نفع ختم ہونا کرائے پر دینے والے کے ذمہ میں یعنی نقصان مالک کا ہوگا الا یہ کہ کرائے پر حاصل کرنے والے کی جانب سے کوئی زیادتی اور کوتاہی سرزد ہوئی ہو.

دوم : کرایہ معاہدہ میں بیان کی گئی قیمت کے حساب سے سالانہ یا ماہانہ اقساط میں مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ قیمت اس میں پوري ہو جسے بائع اس وجہ سے اجرت شمار کرتا ہے کہ وہ اپنے حق کو محفوظ کرسکے اس طرح خریدار کے لیے وہ چیز بیچنی ممکن نہیں رہتی.

اس کی مثال یہ ہے کہ : اگر وہ چیز پچاس ہزار ریال کی ہے اور رواج کے مطابق اس کی اجرت ماہانہ ہے تو اس کی اجرت دو ہزار مقرر کی گئی جو کہ حقیقتا قیمت میں ایک قسط ہے حتی کہ مقرر کردہ قیمت پوري ہوجائے، مثلا اگر وہ آخري قسط دینے سے عاجز ہو تو بعینہ وہ چیز واپس لے لی جائے گی اس لیے کہ وہ اجرت پر لی گئی شمار ہوتی ہے اور اس کی اجرت میں جو رقم حاصل کی گئی ہے واپس نہیں کی جائیگی اس لیے کہ اس نے اس کا نفع حاصل کیا ہے.

اس میں جو ظلم و ستم ہے وہ کوئی مخفی نہیں کہ آخري قسط پوري کرنے کے لیے وہ قرض لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں.

سوم : یہ اوراس طرح کے دوسرے معاہدوں نے قرضوں کے متعلق فقراء کو تساہل کی طرف دھکیل دیا ہے حتی کہ بہت سے حقوق مشغول اور ضائع ہوچکے ہیں، اور بعض اوقات تو قرض دینے والے فقراء کے ذمہ اپنے حقوق ضائع ہوجانے کے باعث افلاس تک پہنچ جاتے ہیں.

مجلس کی رائے یہ ہے کہ دونوں فریق صحیح طریقہ اختیار کریں وہ یہ ہے کہ : وہ چیز فروخت کردیں اوراس کی قیمت پر اسے رہن رکھ لیں اوراس کے لیے اپنے پاس وہ معاہدہ کی کاپی یا گاڑي کے کاغذات وغیرہ رکھ لیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اورہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

اس بیان پر کبار علماء کمیٹی کے مندرجہ ذیل علماء کرام کے دستخط ہیں :

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ

الشیخ صالح اللحیدان

ڈاکٹر صالح الفوزان

الشیخ محمد بن صالح العثیمین

الشیخ بکر بن عبداللہ ابوزید

واللہ اعلم.